65928-کیا کسی بیمار شخص کی جانب سے رات کو ماہ رمضان میں رات کو روزہ رکھا جا سکتا ہے ؟

سوال

اگر میرے خاندان کا کوئی شخص بیمار ہو تو کیا میری اور اس کی جانب سے چوبیس گھنٹے کا روزہ (سحری کھائے بغیر) رکھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جو مریض روزہ نہیں رکھ سکتا اس کی دو حالتیں ہیں :

یا تو وہ مریض عارضی بیماری میں بتلاء ہے : ایسا مریض روزہ نہ رکھے لیکن بیماری سے شفا حاصل ہونے کے بعد اسے قضاء میں روزے رکھنا ہونگے.

یا پھر وہ مریض دائمی بیماری کا شکار ہو : ایسا مریض روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (37761) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

روزہ صرف دن کے وقت طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ہوتا ہے، رات روزے کا وقت نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ تعالی نے جان لیا ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہو، چنانچہ اس نے تمہاری طرف توجہ کرتے ہوئے تمہیں معاف کر دیا، لہذا تم اب ان سے مباشرت کرو اور جو کچھ اللہ نے لکھ دیا ہے اسے تلاش کرو، اور رات کے سیاہ دھاگے سے فجر کا سفید دھاگہ ظاہر ہونے تک کھاتے پیتے رہو، پھر تم رات تک روزہ پورا کرو}.البقرۃ(187).

اس آیت کریمہ میں روزے کا وقت جو کہ دن اور روزہ کھولنے کا وقت جو کہ رات ہے بیان ہوا ہے، چنانچہ کسی بھی حالت میں رات کو روزے کے وقت قرار دینا صحیح نہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا ہے.

دیکھیں : صحیح بخاری حدیث نمبر(1962) صحیح مسلم حدیث نمبر(1102).

وصال یہ ہے کہ رات کو روزہ افطار نہ کیا جائے بلکہ رات اور دن مسلسل روزہ ہی رہے.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"باب ہے وصال کے متعلق، اور اس قول کے متعلق کے رات میں روزہ نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{پھر رات تک روزہ مکمل کرو}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے انہیں اس سے منع فرمایا ہے"

سوم :

بدنی عبادات میں اصل یہی ہے کہ وہ اپنی جانب سے ادا کرے، اس میں کسی کی طرف سے نیابتا داخل نہیں ہو سکتی، چنانچہ جائز نہیں کہ کسی شخص کی جانب سے کوئی دوسرا شخص نماز ادا کرے، اور نہ ہی روزہ رکھے اس پر علماء کرام کا اجماع ہے.

بلکہ نیابتا توحج اور عمرہ ہو سکتا ہے، لیکن وہ بھی ایسے شخص کی جانب سے جو اپنی زندگی میں اس سے عاجز ہو، جیسا کہ صحیح اور صریح نصوص میں بیان ہوا ہے.

ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رہی نماز تو اس میں علماء کرام کا اجماع ہے کہ کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی جانب سے نہ تو فرضی اور نہ ہی سنت اور نفلی نماز ادا کر سکتا ہے، نہ کسی زندہ شخص کی جانب سے، اور نہ ہی کسی فوت شدہ کی جانب سے، اور اسی طرح کسی زندہ کی جانب سے بھی اس کی زندگی میں روزہ رکھنا کفائت نہیں کریگا، اس میں اجماع ہے، کوئی اختلاف نہیں.

لیکن جو شخص فوت ہو چکا ہو اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس میں علماء کرام کا دور قدیم اور جدید سے اختلاف پایا جاتا ہے" انتہی.

دیکھیں : الاستذکار (340/3).

خلاصہ :

روزہ دن کو ہوگا نہ کہ رات میں، اور رات کا روزہ رکھنا صحیح نہیں.

اور کسی کے لیے بھی دوسرے مریض شخص کی جانب سے روزہ رکھنا جائز نہیں، چاہے وہ مریض شفایابی سے ناامید ہی ہو، بلکہ شفایابی سے ناامید مریض ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے.

واللہ اعلم.